JUSTICE AND EMPOWERMENT OF MINORITIES

جیم خبرنامہ

جنوری ۲۰۲۴

ڈایرکٹر کے قلم سے

ماہ 22 جنوری 2024 کو ایودھیا میں رام مندرافتتاح کے پس منظر میں ہونے والے حالیہ نفرت پر مبنی واقعات نے ایک بار پھر ملک کے انصاف پسند طبقے کو گہری تشویش میں مبتلا کردیا ہے۔

جیم کی رپورٹ کے مطابق اس ماہ 62 تصدیق شدہ واقعات درج ہوئے، جو پچھلے مہینوں کے مقابلے میں کافی زیادہ ہیں ۔ رام مندر کے افتتاح کے موقع پر وزیر اعظم کے ہم آہنگی پر زور دینے کے باوجود، زمینی حقائق کچھ اور ہی کہانی سناتے ہیں۔ بہار، مہاراشٹرا، گجرات، مدھیہ پردیش اور تلنگانہ میں تشدد، رکاوٹوں اور فرقہ وارانہ تصادم کے واقعات نے ہمیں ایک بار پھر فکر مند کردیا ہے۔

اس کے پس منظر میں تمام کمیونٹیز کی حفاظت اور ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے فوری اور سخت کارروائی کی ضرورت ہے ۔ حکام کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ ان واقعات کی مکمل تحقیق کریں، قصورواروں کے خلاف قانونی کارروائی کریں اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو مزید بڑھنے سے روکنے کے لیے اقدامات کریں۔

مزید برآں، ہم حکام پر زور دیتے ہیں کہ وہ حلال مصنوعات کے بارے میں غلط معلومات کی اشاعت پر قدغن لگائیں۔ غلط معلومات پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنا نہ صرف تجارت و صنعت کی حفاظت ہے بلکہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے بھی ضروری ہے۔

محمود اسعد مدنی

ڈائریکٹر، JEM

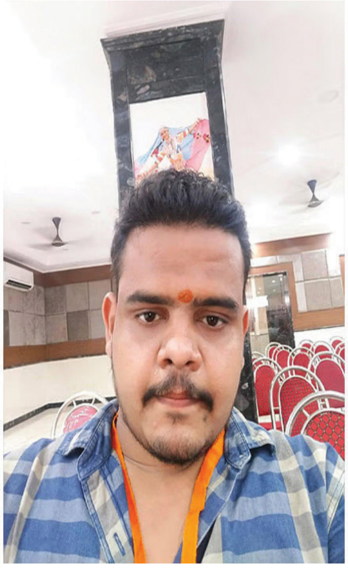

جنوری 2024 میں نفرت انگیز جرم/تقاریر کے واقعات

یکم جنوری 2024 کو پرنٹ اخبار نے خبر شائع کی کہ بی جے پی آئی ٹی سیل سے جڑے تین افراد جن کی شناخت کنال پانڈے، سکشم پٹیل اور آنند عرف ابھیشیک چوہان کے طور پر کی گئی ہے، ان کو آئی آئی ٹی بی ایچ یو، بنارس، اتر پردیش میں ایک دلت طالبہ کی مبینہ اجتماعی عصمت دری کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے ، متاثرہ خاتون نے 5 نومبر کو سی سی ٹی وی فوٹیج کے ذریعے مشتبہ افراد کی شناخت کی تھی ۔ ملزمان، جن کے فیس بک پروفائلز میں بی جے پی کے سرکردہ رہنماؤں کے ساتھ تصویریں ہیں، اب تعزیرات ہند اور آئی ٹی ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت الزامات کا سامنا کر رہے ہیں۔

دی کارروان اخبار نے یہ خبر شائع کی کہ مدھیہ پردیش کے دھار میں ہندو مہاسبھا سے وابستہ افراد نے کمال مولا مسجد میں سرسوتی کی مورتی نصب کرنے کی کوشش کی اور پھروہ یہ دعویٰ یہ مورتی خود پرکٹ ہوئی ہے۔ یہ واقعہ بالکل بابری مسجد کے واقعہ کے مماثل ہے۔

دکن ہیرالڈ نے یکم جنوری کو یہ خبر شائع کی کہ نئی دہلی میں آر ایس ایس لیڈر اندریش کمار نے کتاب ''رام مندر، راشٹرا مندر - ایک مشترکہ ورثہ'' کے اجراء کے لیے منعقدہ ایک تقریب کے

دوران مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ ایودھیا میں رام مندر افتتاح کے موقع پر اپنی عبادت گاہوں میں 'شری رام، جئے رام، جئے جئے رام' کا ورد کریں۔ کمار نے ہندوستان میں لوگوں کی مشترکہ وراثت اور ایک ہی نسل سے ہونے پر زور دیا اور تمام مذہبی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد کو امن اور ہم آہنگی کی دعا میں فعال طور پر حصہ لینے کی ترغیب دی۔

اسی دن اتر پردیش کے باغپت کے دھنورا گاؤں میں ایک پریشان کن واقعہ پیش آیا جہاں ایک 18 سالہ دلت لڑکی شدید جھلس گئی۔ ٹائمز آف انڈیا کے مطابق ایک 18 سالہ دلت لڑکی کو مبینہ طور پر ایک 22 سالہ شخص اور اس کے دو ساتھیوں نے گنا کی ایک یونٹ میں چھیڑ چھاڑ کی کوشش

کی، مزاحمت کرنے پر اسے گنے کی رس کی یونٹ میں دھکیل دیا۔ 50 فیصد جھلسنے پر متاثرہ کو دہلی کے گرو تیگ بہادر (جی ٹی بی) اسپتال منتقل کیا گیا۔ یہ حملہ دھنورا گاؤں میں ہوا۔ اس واقعے کے مرکزی ملزم، یونٹ کے مالک اور اس کے ایک ساتھی کو حملہ، جان بوجھ کر توہین، قتل کی کوشش، اور ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کی دفعات کے تحت گرفتار کرلیا گیا ہے۔

2 جنوری کو، منی پور کے تھوبال ضلع کے میتی پنگال (مسلم) علاقے لیلونگ چنگ جاؤ میں ایک پرتشدد اور المناک واقعہ پیش آیا، دی پرنٹ کی خبر کے مطابق پولیس کی وردیوں میں ملبوس چار گاڑیوں میں آئے مسلح شرپسندوں نے وحشیانہ حملہ شروع کر دیا۔ حملہ آوروں نے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں 4 افراد ہلاک اور 14 زخمی ہوگئے۔ بگڑتے ہوئے حالات کے مدنظر وادی کے اضلاع میں غیر معینہ مدت کے لیے کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ این بیرن سنگھ نے اس گھناؤنے حملے کے ذمہ داروں کی شناخت اور قانونی کارروائی کی یقین دلاتے ہوئےلوگوں سے امن وامان بنائے رکھنے کی اپیل کی ہے۔

دی نیو انڈین ایکسپریس نے اسی دن تمل ناڈو کے تھوتھکوڈی کے ترونیل ویلی میں رونما ہوئے ایک افسوسناک واقعہ کو شائع کیا کہ 25سالہ دلت شخص پی موتھو پیرومل کو اعلیٰ ذات کے تین افراد نے بے دردی سے قتل کر دیا۔ بہیمانہ قتل کی مبینہ وجہ پیرومل کا اعلی ذات سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ معاشقہ تھا، جس سے دونوں گروہوں کے درمیان تنازعات میں اضافہ ہوا۔

مسلم میرر نے ۲، جنوری کو ایک خبر شائع کی کہ کرناٹک میں خاص طور پر شیموگا شہر میں مسلم مخالف نفرت انگیز تقریر وں کے بے شمار واقعات رونما ہوئے۔ بی جے پی کے سینئر لیڈر کے ایس ایشورپا نے یہ کہہ کر تنازعہ کھڑا کر دیا کہ ایودھیا کی مسجد، جسے 'غلامی کی علامت< کہا جاتا تھا، اسے منہدم کردیا گیا ۔ ایشورپا نے اپنے تبصرے میں کہا کہ وہ متھرا اور کاشی کی غلامی کی علامت کو بھی مٹادیں گے ۔

دریں اثناء ہندوتوا واچ نے بہار کے نوادہ کے بھادر پور میں نفرت انگیز تقریر کے ایک اور پریشان کن واقعہ کی خبر شائع

کی۔ مسلمانوں کو صرف ان کی مذہبی شناخت کی بنیاد پر ہندو انتہا پسندوں کی طرف سے ہراساں کیا گیا اور گالیاں دی گئیں، جو خطے میں مذہبی بنیاد پر امتیازی سلوک اور دشمنی کے خطرناک رجحان پر روشنی ڈالتا ہے۔

این ڈی ٹی وی نے ۲ ، جنوری کو ایک اور تکلیف دہ خبر شائع کی جو پیش آیا۔ واقعہ یہ تھا کہ بیل گنج، آگرہ، اتر پردیش کے پولیس کانسٹبل راگھویندر سنگھ نے اپنے کرائے کے کمرے میں 25 سالہ دلت خاتون کی مبینہ طور پر عصمت دری کی اور گلا گھونٹ دیا۔ اس کی بے جان لاش 29 دسمبر 2023 کو چھت سے لٹکی ہوئی ملی۔ پولیس نے فوری طور پر قتل کے سلسلے میں آگرہ میں تعینات کانسٹبل راگھویندر سنگھ کو گرفتار کر لیا۔ ان پر تعزیرات ہند (IPC) کی دفعہ 306، 376 اور SC/ST ایکٹ کے تحت مقدمہ دائر کردیا گیا۔

3 جنوری کوانڈین ایکسپریس نے تھانے ضلع، مہاراشٹر سے

متعلق خبر شائع کی کہ چیف منسٹر ایکناتھ شندے نے، تھانے ضلع میں "ملنگ گڑھ ہرینام مہوتسو" سے خطاب کرتے ہوئے حاجی ملنگ درگاہ کی "آزادی" کے عزم کا اظہار کیا۔ کلیان کے جنوب میں ایک پہاڑی پر واقع یہ مذہبی مقام، دائیں بازو کے گروہوں کے درمیان تنازعہ کا باعث رہا ہے، جو اسے ہندو مندر (ملنگ گڑھ) کے طور پر تسلیم کرتے ہیں، حالاں کہ اس کی تاریخی شناخت حاجی عبد اللہ کے نام سے منسوب ایک صوفی مزار کے طور پر ہے ۔

ہندوستان ٹائمزنے 2 جنوری کوخبر شائع کی کرناٹک کے چکمگلورو ضلع کے گیرمارادی گاؤں سے تعلق رکھنے والے ایک دلت شخص پر جسمانی تشدد کیا گیا۔ یہ واقعہ نئے سال کے دن ایک 34 سالہ دلت شخص مارو تھی پر مبینہ حملے کے بعد پیش آیا۔ گولا اسٹریٹ کے رہائشیوں نے مبینہ طور پر مارو تھی پر اس وقت حملہ کیا جب اس کی جے سی بی سے کیبل کاٹ دی گئی۔ صورتحال اس وقت خراب ہوگئی جب مظاہرین نے گاؤں کے ایک مندر میں داخل ہونے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں کشیدگی پیدا ہوگئی۔ تاہم عمائدین اور پولیس کی مداخلت سے صورتحال پر قابو پانے میں مدد ملی۔ پولیس نے 30-35 افراد کے خلاف تعزیرات ہند (IPC) کی مختلف دفعات اور SC/ST ایکٹ پر مظالم کی روک تھام کے تحت مقدمات درج کیے ہیں۔

ویب پورٹل edexLive،نے اسی دن،حیدرآباد، تلنگانہ سے امتیازی سلوک کی ایک خبر شائع کی۔ ڈاکٹر جے پدمجا جو پی ایچ ڈی ہولڈر ہیں ، انھوں نے عثمانیہ یونیورسٹی (اویو) پر ذات پات اور صنفی امتیاز کا الزام لگایا ، وہ لگاتار پچاس دن سے

بھوک ہڑتال پر ہے۔ اپنی پی ایچ ڈی مکمل کرنے کے باوجود، ڈاکٹر پدمجا کا دعویٰ ہے کہ وہ مسلسل امتیازی سلوک، پولیس حراست کے واقعات، اور یونیورسٹی کی طرف سے منظم حملوں کا سامنا کر رہی ہیں۔۔

اس کے علاوہ،روزنامہ سیاست نے ایک اور پریشان خبر شائع کی، اس بار 3 جنوری کو گجرات کے بھروچ ضلع سے جسمانی حملے کا معاملہ پیش آیا۔ اسلم نامی نوجوان پر علاقے میں انتہائی دائیں بازو کے گروہوں سے وابستہ گئو رکشکوں نے وحشیانہ حملہ کیا۔ حملہ آوروں نے اس پر مویشیوں کی نقل و حمل کا الزام لگایا۔ اسلم کو شدید چوٹیں آئیں اور ہسپتال لے جانے سے پہلے اسے مبینہ طور پر جنگلوں میں چھوڑ دیا گیا۔ اسلم کی حالت نازک ہے۔

4 جنوری کومکتوب میڈیا نے لکھنو، اتر پردیش سے مسلم مخالف پروپیگنڈے کی ایک خبر شائع کی ۔ مکتوب کی رپورٹ کے

مطابق، دو ہندو افراد تہار سنگھ اور اوم پرکاش مشرا کو اتر پردیش کی اسپیشل ٹاسک فورس نے لکھنؤ میں سوشل میڈیا پر بم کی جعلی دھمکی پھیلانے کے الزام میں گرفتار کیا ۔ اس دھمکی میں خاص طور پر اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ اور ایودھیا کے رام مندر کو نشانہ بنایا گیا۔ ملزمان نے دھمکی آمیز پیغامات بھیجنے کے لیے جعلی مسلم ای میل اکاؤنٹس'alamansarkhan608@gmail.com'اور 'zubairkhanisi199@gmail.com' کا استعمال کیا۔ اس میں ملوث افراد گونڈا کے رہائشی تھے اور ایک پیرا میڈیکل انسٹی ٹیوٹ میں کام کرتے ہیں۔

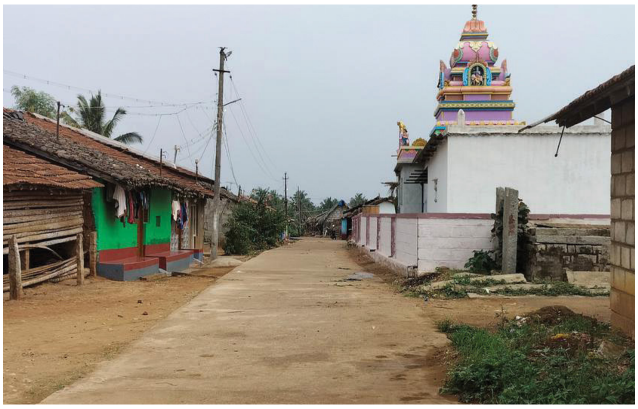

دی ہندو نےاسی دن، ایک اور تکلیف دہ خبر شائع کی، اس بار چکمگلورو ضلع، کرناٹک کے ایک دلت شخص کے خلاف جسمانی حملہ شامل ہے۔ یہ حملہ مبینہ طور پر اس وقت ہوا جب یکم جنوری 2024 کو دلت شخص ایک مندر میں داخل ہوا۔ اس کے بعد گولارہاٹی، گیرومراڈی گاؤں، تاریکیرے تعلقہ، کرناٹک کے مندروں کو اس واقعے کے ردعمل میں بند کر دیا گیا۔ مبینہ حملہ کی وجہ سے ایس سی-ایس ٹی ایکٹ کے تحت پولیس کیس درج کیا گیا، اور اس حملے کے سلسلے میں ایک شخص کو گرفتار کیا گیا۔ علاقے کی گولہ برادری مبینہ طور پر مندروں میں دلتوں کو داخلے کی اجازت نہ دینے کی روایت پر کار بند رہی ۔ یہ واقعہ 2019 کے ایک کیس سے مماثلت رکھتا ہے جس میں مرکزی وزیر اے نارائن سوامی شامل تھے، جنہیں ان کی دلت شناخت کی وجہ سے داخلے سے منع کر دیا گیا تھا۔

ویب پورٹل موک نائک نے 4 جنوری کو پونے، مہاراشٹر سے

دلت سائنسدان کے ساتھ امتیازی سلوک کی خبر شائع کی۔ سی ایس آئی آر-نیشنل کیمیکل لیبارٹری (این سی ایل) سے وابستہ دلت سائنسدان آرتی ہارلے نے ذات پات پر مبنی امتیاز، ذہنی ہراسانی اور مالی پریشانی کاالزام لگایا۔ ایک انسٹا گرام ریل میں، ہارلے نے دعویٰ کیا کہ اسے غیر منصفانہ طور پر پروموشن سے منع کیا گیا اور نومبر 2020 سے اس کی تنخواہ روک دی گئی، جس سے وہ تا مرگ بھوک ہڑتال پر ہیں۔ وہ وسائل کے منظم انکار، تدریسی ذمہ داریوں میں امتیازی سلوک اور اعلیٰ حکام کی مداخلت کی کمی کا بھی الزام عائد کرتی ہیں۔ ہارلے، شدید مالی تناؤ اور بے گھر ہونے کے کنارے کھڑی ہے، اس لیے اسے فوری انصاف چاہیے۔

مزید برآں،ہندوستان ٹائمز نے اسی دن ایک اور خبر شائع کی کہ ایک دلت شخص ہنومنتھا (28) اور اس کی بھابھی پر کولار ضلع، کرناٹک میں اونچی ذات کے لوگوں نے حملہ کیا۔ یہ حملہ اس وقت ہوا جب ہنومنتھا نے تین سال قبل دیئے

گئے 50,000 روپے قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا ۔ اس اختلاف کی وجہ سے 10 کے قریب افراد نے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہو گئے نگلی پولیس اسٹیشن میں دس افراد کے خلاف شکایت درج کرائی گئی ہے۔ ان میں سے پانچ کو گرفتار کر لیا گیا ہے جبکہ دیگر افراد مبینہ طور پر مفرور ہیں۔ ان الزامات میں ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کی خلاف ورزی اور غیر قانونی اسمبلی، فسادات، توہین، جان کو خطرہ، اور ہتھیار سے حملہ سے متعلق آئی پی سی کی مختلف دفعات شامل ہیں۔ گرفتار ملزمان کو جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا ہے، باقی ملزمان کی گرفتاری کے لیے کوشش جاری ہے۔

5 جنوری کوکلیریون انڈیانے اتر پردیش کے ایک مسلمان شخص پر ہوئے جسمانی تشدد کی خبر شائع کی۔ مسلم نوجوان کو پولیس نے گائے کے ذبیحہ کے شبہ میں مبینہ طور پر تشدد کا نشانہ بنایا ، بعد میں یہ الزام غلط ثابت ہوا۔ سماجی

کارکن کاشف ارسلان نے اس واقعے کو بے نقاب کرتے ہوئے پولس کے ذریعہ ملزم کو لاٹھی سے مارنے اور بجلی کے جھٹکے لگانے سمیت غیر انسانی سلوک کا دعویٰ کیا۔ غلطی کا احساس ہونے کے بعد، پولیس نے اسے 100 روپے فراہم کرتے ہوئے دو دن کے بعد رہا کر دیا۔ متاثرہ شخص کو مسلسل دورے پڑتے رہے، میڈیکل رپورٹس کے مطابق اسے دمہ کی بیماری ہے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس او

علاقائی کوآرڈینیٹر وکاس تیاگی نے ایک شکایت درج کرائی ہے کہ دارالعلوم دیوبند سرکاری زمین پر قبضہ کرنے اور غیر مجاز تعمیرات میں ملوث ہے۔ شکایت میں اسٹیٹ ہائی وے کے ساتھ لگ بھگ 500 میٹر سرکاری زمین پر غیر قانونی قبضے کا الزام لگایا گیا ہے۔ شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر دنیش چندرا نے ایس ڈی ایم انکور ورما کو جاری تعمیر روکنے کی ہدایت دی اور دارالعلوم کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 10 جنوری 2024 تک وضاحت طلب کی۔

پی سنگھ نے داتا گنج پولیس کے اہلکار پریم کمار تھاپا کو مکمل انکوائری کا حکم دیا ہے۔

6 جنوری کوآبزرور پوسٹ نے مکہ مسجد ہندپیری، جھارکھنڈ میں رونما ہوئے پولیس کے مظالم کی یک خبر شائع کی ۔ مدرسہ کے ایک 12 سالہ طالب علم حذیفہ امتیاز پر پولیس اہلکاروں، ایس آئی اجے کمار اور ڈاکٹر اجے نے جسمانی تشدد کا نشانہ بنیا اور زبانی طور پر بدسلوکی کی۔ قرآن خوانی کی تقریب میں جاتے ہوئے امتیاز کو زبردستی تھانے لے جایا گیا، جہاں اس کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔ پولیس افسران نے مبینہ طور پر اسے دہشت گرد قرار دیا اور مذہبی گالیاں دیں۔

7 جنوری کوامر اجالا نے دیوبند، سہارنپور، اتر پردیش سے اسلامو فوبیا کی خبر شائع کی۔ دیوبند میں بجرنگ دل کے

دکن ہیرالڈ میں یہ خبر شائع ہوئی کہ اسی دن مہاراشٹر کے شولاپور میں 'ہندو جن آکروش' ریلی کے نفرت انگیز تقاریر کے الزام میں بی جے پی ایم ایل اے نتیش رانے، تلنگانہ کے رکن اسمبلی ٹی راجہ سنگھ اور دیگر کے خلاف ایف آئی آر درج

کی گئی ہے۔ ریلی، جس میں سکال ہندو سماج کے رہنماؤں نے شرکت کی، رانے نے 'جہادیوں' کو ختم کرنے اور مسجدوں کو مسمار کرنے کا اعلان کیا، جب کہ سنگھ نے مبینہ طور پر 'لو جہاد' پر قابل اعتراض بیانات دیئے۔ ایف آئی آر میں سکال ہندو سماج کے عہدیدار سدھاکر مہادیو بہرواڑے ودیگر کے نام بھی شامل ہیں ۔

اسی دن،Scroll.in نے ہریانہ کی او پی جندل یونیورسٹی میں رونما ہوئی مسلم مخالف نفرت انگیزی کی ایک خبر شائع کی۔

پروفیسر ثمینہ دلوائی کے خلاف ایک ایف آئی آر درج کی گئی جس میں ان پر خواتین کی توہین اور مذہبی اور نظریاتی بنیادوں پر طلبہ کے ساتھ امتیازی سلوک کا الزام لگایا گیا ۔ یہ تنازعہ 23 ستمبر کو ڈیٹنگ پر ایک لیکچر سے پیدا ہوا جہاں دلوائی نے ڈیٹنگ ایپ کو پروجیکٹ کیا، جس سے کچھ طلبہ میں بے چینی پیدا ہوئی۔ دلوائی، جو مسلمان ہیں، ان کو اپنی شناخت اور سیاسی عقائد کی وجہ سے سوشل میڈیا پر تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ حالاں کہ ان کو 500 سے زائدماہرین تعلیم کی حمایت حاصل ہوئی، جن میں ماہر سیاسیات اچن وانائک، مورخ رام چندر گوہا، تانیکا سرکار، اور وکیل لارنس لیانگ شامل ہیں۔ ۔

اس کے علاوہ،دی ویک نے رام مندر کی تعمیر کے تناظر میں بجرنگ دل کے سابق صدر جیبھان سنگھ پاویا کی طرف سے جاری کردہ نفرتی بیان کی خبر شائع کی ۔ جو رام مندر کی تحریک کو آزادی کی جدوجہد سے بھی بڑا سمجھتے ہیں ۔ 1528 کے تاریخی تناظر میں وہ مندر کی بنیاد پر بہت خوش ہیں۔ سنگ

بنیاد تقریب اور 6 دسمبر 1992 کے واقعات کو یاد کرتے ہوئے، 1992 میں اپنی شرکت پر ان کا سینہ فخر سے پھول رہا تھا ۔

ہندو اخبار نےوجئے پورہ، بیلگاوی، کرناٹک میں سری سدیشور مندر سے متعلق ایک خبر شائع کی۔ کشیدگی اس وقت پیدا ہوئی جب ہندوتوا کے کارکنوں نے مندر کے سالانہ میلے کے دوران مسلم دکانداروں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرنے والا بینر آویزاں کرنے کی کوشش کی۔ سری سدیشور سوسائٹی کے عہدیداروں نے اس کوشش کو ناکام بنا دیا اور بینر ہٹا دیا۔ بینر میں مسلمان دکانداروں پر گائے کے ذبیحہ اور لو جہاد میں ملوث ہونے کا الزام لگایا گیا تھا، اور ہندوؤں پر زور دیا گیا کہ وہ ان کے ساتھ کاروباری تعلقات سے گریز کریں۔ اس سے قبل ایک ہندو ایکٹوسٹ فیڈریشن نے بی جے پی ایم ایل اے بسنا گوڑا پاٹل یتنال اور جاترا کمیٹی سے مسلمان دکانداروں کو میلے سے باہر کرنے کی اپیل کی تھی۔ یتنال نے اس پر کوئی رد عمل نہیں کیا ہے۔

8 جنوری کوانڈین ایکسپریس نے کوزی کوڈ، کیرالہ میں سرکار کی طرف سے امتیازی عمل کی خبر شائع کی۔ فاروق کالج سے تعلق رکھنے والے چھ طلبہ کو جو کہ برادرانہ تحریک سے وابستہ ہیں، ان کو اسٹاربکس آؤٹ لیٹ پر فلسطین کی حمایت میں پوسٹرز لگانے پر گرفتار کیا گیا اور بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ طلبہ نے پوسٹرز آویزاں کیے جن پر لکھا تھا "فلسطین کو آزاد کرو» اور" ہوشیار ہو جاؤ، یہ کمپنی نسل کشی کو فنڈنگ کرنے میں معاون ہے۔" یہ واقعہ غزہ میں اسرائیل

کی کارروائیوں کے خلاف احتجاج میں اسٹاربکس کے بائیکاٹ کے عالمی مطالبات کے بعد ہوا۔ حالاں کہ اس کمپنی اپنے آؤٹ لیٹس کے خلاف کارروائیوں کو سوشل میڈیا پر غلط بیان اور افواہ پھیلانے کا سبب بتایا او رکہا کہ وہ انسانیت کے تحفظ کے لیے پر عزم ہے۔

نیو انڈین ایکسپریس نے کرناٹک کے بیلگاوی میں بی جے پی لیڈر کے ایس ایشورپا کے ذریعہ دیے گئے متنازعہ بیان کو شائع کیا ۔ ایشورپا نے یہ مشورہ دیا کہ مسلمانوں کو رضاکارانہ طور پر ان مساجد کو خالی کر دینا چاہیے جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ منہدم مندر کی زمینوں پر تعمیر کی گئی ہیں۔ ”ہندو ورکرز کنونشن“ سے خطاب کرتے ہوئے، سابق نائب وزیر اعلیٰ نے خبردار کیا کہ اگر مسلمان ان کی درخواست پر عمل

نہیں کرتے ہیں تو اس کے خراب نتائج برآمد ہوں گے۔ ایشورپا نے متنازعہ زمینوں پر زیر التوا عدالتی فیصلوں کا حوالہ دیااور اس بات پر زور دیا کہ مندروں کو یا تو مسلمان اپنی مرضی سے خالی کر دیں گے یا بھگوان رام کے بھکتوں کے ذریعے ممکنہ طور پر مسمار کر دیے جائیں گے۔

9 جنوری کوفری پریس جرنل نے مدھیہ پردیش کے اندور میں ہندوتوا تنظیموں کے زیر اہتمام ایک تقریب سے متعلق خبر شائع کی۔ یہاں شری اکھنڈ ویدانت سنت سمیلن منعقد ہوا، جس میں نوجوان لڑکیوں نے 'لو جہاد' کے خلاف عہد لیا۔ اس تقریب کی ایک ویڈیو نے سوشل میڈیا پر بڑی توجہ حاصل کی، جس میں لڑکیوں کو اپنے مذہب سے باہر شادی نہ کرنے کا عہدلیتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

انگریزی جاگرن نے کرناٹک کے اڈوپی میں بی جے پی کے ایم ایل اے ہریش پونجا کے ذریعہ دیے گئے متنازعہ بیان کی خبر شائع کی۔ پونجا نے 7 جنوری کو بیلتھنگڈی تعلقہ میں ایک مذہبی تقریب کے دوران یہ مشورہ دیا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کو اکثریت بننے سے روکنے کے لیے ہندوؤں کو زیادہ بچے پیدا کرنے چاہئیں۔ پونجا نے شرح پیدائش کے موجودہ رجحان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ جاری رہا تو ہندو آبادی کم ہو کر 20 کروڑ ہو سکتی ہے، جب کہ مسلمانوں کی آبادی ممکنہ طور پر بڑھ کر 80 کروڑ ہو سکتی ہے۔

10 جنوری کوانگریزی جاگرن نے یہ خبر شائع کی کہ اتر پردیش حکومت مدرسہ ماڈرنائزیشن اسکیم کے تحت اساتذہ کے اضافی اعزازیہ کو بند کررہی ہے۔ اس اقدام سے تقریباً 25,000 اساتذہ متاثر ہوں گے جنہیں ریاست بھر کے مدارس میں مختلف مضامین پڑھانے کے لیے مقرر کیا گیاتھا۔ اس فیصلے سے اساتذہ میں تشویش پیدا ہوئی ہے اور ریاستی وزیر برائے اقلیتی بہبود نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس مسئلہ کا جلد ہی حل نکالا جائے گا۔

11 جنوری کوکلیرین انڈیا نےمدھیہ پردیش کے شاجاپور ضلع میں مسلمانوں کے خلاف جسمانی تشدد کی خبر شائع کی۔ نیوز کے مطابق ہندوتوا طاقتوں کی جانب سے مسلم اقلیتی برادری پر منصوبہ بند حملے کئے جارہے ہیں۔ حکومت نے یکطرفہ طور پر مسلمانوں کے مکانات کو مسمار کیا۔ کافی پولیس فورس کے ساتھ انتظامیہ نے رحیم پٹیل کی رہائش گاہ کومنہدم کر دیا، جس پر رام شیام یاترا کے دوران پتھراؤ کا الزام ہے ۔

12 جنوری کوہندوستان ٹائمز نے آسام میں ریاستی سرپرستی میں امتیازی سلوک کی خبر شائع کی۔ آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمانتا بسوا سرما نے ریاست میں ترمیم شدہ یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کے نفاذ کا اعلان کیا۔ رپورٹ کے مطابق آسام اتراکھنڈ اور گجرات کے بعد ہندوستان کی تیسری ریاست بننے جارہی ہے۔ سرما نے یو سی سی ماڈل میں جدت کی ضرورت پر زور دیا، جس میں بچوں کی شادی اور تعدد ازدواج جیسے مسائل کو حل کرنے پر توجہ دی جائے گی۔

13 جنوری کوامر اجالا میں شائع خبر کے مطابق اتر پردیش کے بریلی میں پولیس نے کرنی سینا کے کارکنوں کو گائے ذبح کرنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ ملزمان مبینہ طور پر ذبح کے بعد گائے کی باقیات دوسرے لوگوں کے کھیتوں میں پھینک کر بھتہ وصول کرنے میں ملوث تھے۔ واقعے میں ملوث دو افراد فی الحال فرار ہیں، پولیس کی تلاش جاری ہے۔ کرنی سینا کے اہلکاروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے، جبکہ مزید دو مشتبہ افراد کی تلاش جاری ہے جو فی الحال مفرور ہیں۔

14 جنوری کودکن ہیرالڈ نے بناس کانٹھا، گجرات میں رونما ہوئے ایک واقعہ کی خبر شائع کی، جہاں بچل خان (37) نامی ٹرک ڈرائیور کو بغیر اجازت مصروف سڑک کے کنارے نماز پڑھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ یہ واقعہ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہونے کے بعد سامنے آیا، جس میں خان کو پالن پور شہر کے قریب ایک مصروف چوراہے پر کھڑے

ٹرک کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ پالن پور (مغربی) پولیس اسٹیشن نے خان کے خلاف تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 283، 186، اور 188 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے، جو عوامی تحفظ کو خطرے میں ڈالنے، سرکاری کاموں میں رکاوٹ ڈالنے اور احکامات کی نافرمانی سے متعلق ہے۔

15 جنوری کوہندوستان ٹائمز میں کمٹا کرناٹک میں دی گئی نفرت انگیز تقریر کی خبر شائع ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق، رکن پارلیمنٹ اننت کمار ہیگڑے نے بھٹکل کی چناواڑا پلی مسجد کی تباہی پر متنازعہ بیان دیا۔ ہیگڑے نے بے خوف ہوکر یہ عزم ظاہر کیا کہ ہندو برادری تبدیل شدہ ڈھانچے کو دوبارہ حاصل کرلیں گے ۔ سی ایم سدارامیا نے ہیگڑے کے بیان پر تنقید کی، اور وزیر داخلہ پرمیشور نے ریاست میں امن میں خلل ڈالنے پر صفر رواداری

پر زور دیا۔ بی جے پی ایم پی اننت کمار ہیگڑے کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 153(A) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

16 جنوری کوآج تک نے اتر پردیش کے علی گڑھ میں سناتن ہندو سیوا سنستھان کے زیر اہتمام ' سناتن دھرم سبھا ' میں متنازعہ نفرت انگیز مبلغ یتی نرسمہانند سرسوتی کے ایک اشتعال انگیز بیان کی خبر شائع کی۔ نرسمہانند نے اناپورنا بھارتی کے زیر قیادت مذہبی اجتماع کے دوران ہندوؤں سے زیادہ بچے پیدا کرنے کی اپیل کی۔ اس پروگرام میں بنیادی تعلیم کے وزیر سندیپ سنگھ، ایم ایل سی مانویندر پرتاپ سنگھ، اور ایم ایل

سی رشیپال سنگھ سمیت مختلف ہندو رہنما موجود تھے۔ نرسمہانند نے مستقبل کے بارے میں خدشات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے گھروں، رام مندر اور خود کو بچانے کے لیے ہندوؤں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کی ترغیب دی۔ اس نے ہندوستان کے 2034 تک مسلمان کے وزیر اعظم بننے کی پیشین گوئیاں کیں اور ہندو برادری کو ممکنہ خطرات سے متنبہ کیا ۔ ان ریمارکس نے تنازعہ کو جنم دیا ہے اور عوامی گفتگو میں تفرقہ انگیز بیانیے کی تشہیر پر سوالات اٹھائے ہیں۔

17 جنوری کوزی سلام نے اورنگ آباد، بہار میں مسلم نوجوانوں پر ہوئے جسمانی تشدد کی ایک خبر شائع کی۔ خبر کے مطابق جھارکھنڈ کے جاپلا کے چار مسلم نوجوانوں کو موب لنچنگ کے معاملے میں بے دردی سے پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کیسریا موڑ پر پانچ نوجوان اپنی کار کے ساتھ کھڑے تھے، اس درمیان فائرنگ

کا واقعہ پیش آیا، جس سے بھیڑ کا غصہ بھڑک اٹھا۔ اس کے بعد ہجوم نے پانچ افراد پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں ان میں سے چار کی موت ہو گئی۔ متاثرین میں سے ایک، جس کی شناخت موہت شرما کے نام سے ہوئی، نے اپنا نام ظاہر کیا۔ غیر مسلم نام ظاہر کرنے کی صورت ہجوم نے اسے چھوڑ دیا۔

21 جنوری کوہندوتواواچ نے بلند شہر، اترپردیش میں منعقدہ ایک مسلم مخالف تقریب کی تفصیلات شائع کیں۔ خورجہ میں منعقد ہونے والے اس پروگرام میں دائیں بازو کے رہنماؤں نے مسلمانوں کے خلاف کافی نفرتی تقریریں کیں۔

22 جنوری کوبہار کے سیوان ضلع کے گوریاکوٹھی اسمبلی حلقہ نمبر 111 کے اندر واقع علاقے پنار دار پور میں مسلم مخالف گانا پوسٹ کرنے کی وجہ سے کشیدگی پھیل گئی۔ اشتعال انگیز

گانا، جس کا عنوان "ہندو کے راج چلی" ہے، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے بارے میں خدشات کو ہوا دیتا ہے۔ اس واقعے نے مبینہ طور پر علاقے کے مسلمانوں کو اکسایا، جس سے ممکنہ فرقہ وارانہ بدامنی کا خدشہ پیدا ہوا۔

22 جنوری کو انڈیا ٹوڈے نے یہ خبر شائع کی کہ اتر پردیش کے کانپور میں پرن ویر سنگھ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے لڑکوں کے ہاسٹل میں طالب علموں کا ایک گروپ مبینہ طور پر "جئے شری رام" کے نعرے اور گالی دیتے ہوئے داخل ہوا اور ساتھ ہی اللہ کے خلاف توہین آمیز زبان بھی استعمال کر رہا تھا۔ اس واقعہ نے خاص طور پر مسلم طلبہ میں غم و غصہ کو جنم دیا، جن کا دعویٰ ہے کہ ان کی شکایات کے جواب میں کوئی خاطر خواہ کارروائی نہیں کی گئی ۔

اسی دن، tindposting.com نے بہار کے دربھنگہ ضلع سے فرقہ وارانہ کشیدگی کی ایک خبر شائع کی کہ۔ دربھنگہ کے

پاتھرا قبرستان میں رام مندر کے افتتاح کا جشن منانے والے جلوس نے قبرستان میں آگ لگادی۔

اس کے علاوہ وقار حسن نے سوشل میڈیا ہینڈل پر 22 جنوری کو فرقہ وارانہ بدامنی کی ایک ویڈیو شیئر کی کہ تلنگانہ کے سنگاریڈی علاقے میں ایک ہجوم، بھگوا پرچم لہراتے ہوئے، ایک مسجد کے سامنے رقص کرنے کے لیے جمع ہوا۔ مزید برآں ایک مسلمان کی پھل کی دکان کو آگ لگا دی گئی۔

اس کے ساتھ ہی، دی آبزرور پوسٹ ایکس اکاؤنٹ نے ایک ویڈیو شیئر کی ہے جس میں دیکھایا گیا ہے کہ جیت

پور، دہلی میں ہندو گروپوں نے مبینہ طور پر قابل اعتراض نعرے لگائے، ایک مسلم علاقے میں توڑ پھوڑ کی، اور مقامی باشندوں کے ساتھ ہاتھا پائی کی۔

متاثرین کافی شاکی ہیں۔ مقامی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ہندو گروپ نے مسجد کے قریب 'بھارت میں رہنا ہوگا جئے شری رام کہنا ہوگا' کے نعرے لگا کر فضا کو مزید مسموم کردیا۔

دی وائر نے 23 جنوری کو ایک اور پریشان کن واقعہ کی خبر شائع کی جو شیتل ناگا، میرا روڈ، مہاراشٹرا میں پیش آیا، جہاں ایک ہجوم نے مبینہ طور پر کسی دکان سے 2 لاکھ روپے کی نقدی لوٹ لی اور ناگوری چائے کی دکان میں توڑ پھوڑ کی۔ مبینہ طور پر مجرموں نے دکان کے مالک کو اس کے لباس کی بنیاد پر نشانہ بنایا، اس نے 'ٹوپی' اور کُرتا پائجامہ پہن رکھا تھا۔

انڈین ایکسپریس نے اسی دن تاج گنج، آگرہ، اتر پردیش میں ایک مسجد پر حملے کی ایک خبر شائع کی ہے۔ آگرہ پولیس نے تاج گنج میں شوبھا یاترا کے دوران ایک مسجد پر بھگوا پرچم لہرانے پر سنی (24) اور ہمانشو (19) سمیت گیارہ افراد کو گرفتار کیا۔ ایودھیا میں رام مندر کے افتتاح کے موقع پر ہونے والا یہ واقعہ وائرل ویڈیو میں بھی ضبط ہے جس میں گروپ کو شاہی مسجد میں زبردستی داخل ہوتے اور بھگوا جھنڈے لہراتے ہوئے دکھایا گیا ہے ۔ مسجد کے نگراں ظہور الدین کی شکایت پر درج ایف آئی آر میں آئی پی سی کی دفعہ 147، 148، 452، اور 505(2) کے تحت مقدمہ درج ہوا ہے ۔

23 جنوری کوآبزرور پوسٹ ایکس اکاونٹ نے ممبئی، مہاراشٹر میں رونما ہوئے ایک تکلیف دہ واقعہ کی خبر شائع کی، جہاں مسلم خواتین نے JaiShriRam# کا نعرہ لگانے والے ہجوم کی طرف سے ہراساں کرنے کا الزام لگایا۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ پولیس نے فوری طور پر کوئی کارروائی نہیں کی، جس سے

23 جنوری کوآبزرور پوسٹ ایکس ہینڈل نے ایک پوسٹ شیئر کی جس کے مطابق ایک انسٹاگرام صارف، Mbalniki، جو خود ساختہ طو پر بی جے پی کا حامی ہے، اس نے ریل بنا کر "اللہ اور مسلمانوں" کو خوب گالی دی ہے۔ پٹنہ، بہار کے رہنے والے، Mbalniki، جس کے 1600 سے

زیادہ فالوورز ہیں، نے رام مندر کی تعمیر کے واقعہ کے بعد مسلمانوں کے خلاف توہین آمیز زبان استعمال کی ہے۔

اسی تاریخ کو آبزرور پوسٹ ایکس اکاؤنٹ نے یشودھرا نگر، ناگپور، مہاراشٹر میں ہوئے جسمانی حملے اور توڑ پھوڑ کی ایک اور تکلیف دہ خبر شائع کی۔ ہندو انتہا پسندوں نے مبینہ طور پر ایک مسلمان خاندان کے گھر میں گھس کر توڑ پھوڑ اور جسمانی حملہ کیا۔ حملہ آوروں نے گھر کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا اور خاندان کے کئی افراد کے ساتھ زدو کوب کیا، جس کی وجہ وہ شدید زخمی ہوگئے ۔

اسی دن، کوئنٹ نے میرا روڈ، ممبئی، مہاراشٹر میں فرقہ وارانہ کشیدگی اور تشدد کی پریشان کن خبر شائع کی۔ مقامی باشندوں کی رپورٹ کے مطابق انتہا پسند ہجوم نے مسلمانوں اور ان کی املاک کو نشانہ بنایا۔ بگڑتے ہوئے حالات کے جواب میں پولیس نے نیا نگر میں بیریکیڈ لگادی۔ واقعات سے نمٹنے کے لیے 13 افراد کو گرفتار کیا گیا۔

مزید برآں، 23 جنوری کو انڈین ایکسپریس نے اتر پردیش کے شاہجہاں پور ضلع میں ایک مسجد پر حملے کی خبر شائع کی۔ بنیاد پرست جماعت سے تعلق رکھنے والے تین افراد کو ایک مسجد کے سبز جھنڈے کی جگہ بھگوا جھنڈا لگانے پر گرفتار کیا گیا جب وہ ''جے شری رام'' جیسے اشتعال انگیز نعرے لگا رہے تھے۔ ملزمین، جن کی شناخت انکت کٹھیریا، روہت جوشی، اور روہت سکسینہ (تمام 20) کے طور پر ہوئی ہے، کو آئی پی سی کی دفعہ 295 کے تحت قید کرلیا گیا ہے ۔ اسی ضلع میں ایک الگ واقعہ میں کٹرا میں زعفرانی پرچم کی بے حرمتی کے الزام میں چار افراد شک کے دائرے میں گرفتار کیے گئے ہیں۔

24 جنوری کو دی وائر نے خبر شائع کی کہ راجستھان میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت نے، وزیر تعلیم مدن دلاور کی قیادت میں ریاست کے تمام سرکاری اسکولوں کو 15 فروری کو سوریہ سپتمی کے موقع پر سوریہ نمسکار، سورج

کی سلامی سے متعلق ہدایت جاری کی ، اس میں سبھی بچوں کی شرکت کو لازمی قرار دیا گیا۔

25 جنوری کو ویب پورٹل کامودی آن لائن نے سنگاریڈی، تلنگانہ سے تعلق رکھنے والے ایک مسلم نوجوان پر ہوئے پر تشدد جسمانی حملے کی خبر شائع کی۔ اس واقعے میں وحشیانہ حملہ، برہنہ پریڈ، اور مسلم نوجوان کے پرائیویٹ پارٹس کو آگ لگانے کی کوشش شامل تھی۔ یہ خوفناک حرکت ایک مبینہ سوشل میڈیا پوسٹ کے ردعمل میں تھی جس میں ایک نوجوان نے زعفرانی پرچم کی توہین کرنے والی ایک ریل پوسٹ کی تھی اور مسکراہٹ کے ساتھ اپنی پتلون کے اندر مذہبی نشان "OM" لکھ رکھا تھا۔ حملہ کے شکارہوئے نوجوانوں نے جواب میں گاؤں والوں کے خلاف وحشیانہ حملے کی شکایت درج کرائی۔ تاہم رپورٹ کے مطابق کسی کی گرفتاری کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اس کے برعکس گاؤں

والوں کی شکایت پر مسلم نوجوان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے، جس میں اس پر ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا الزام ہے۔

اسی دن،مکتوب میڈیا نے ترویندرم، کیرالہ میں مبینہ طور پر ریاستی سرپرستی میں امتیازی سلوک کی ایک خبر شائع کی ۔ ایک 62 سالہ مسلم کارکن محمد سلیم جسے اوتایال سلیم کے نام سے جانا جاتا ہے،اس نے ایودھیا میں رام مندر کے افتتاح کے موقع پر بابری مسجد کے انہدام کے خلاف مظاہرہ کیا۔ کالے رنگ کی قمیص، دھوتی اور سر پر اسکارف میں ملبوس، سلیم اتھیانور گاؤں کے وازیموکو جنکشن پر کھڑا تھا، اور بابری مسجد کی تصویر والا پلے کارڈ لہرا رہا تھا۔ اس نے میگا فون کا استعمال کرتے ہوئے عوام سے خطاب میں اپنے احتجاج کا اظہار کیا۔ کیرالہ پولیس نے سلیم کے خلاف آئی پی سی سیکشن 153 کے تحت مقدمہ درج کرتے ہوئے گرفتار کرلیا۔ پولیس نے زور دے کر کہا کہ مظاہرے کے دوران سلیم کی تقریر کا مقصد دو گروہوں کے درمیان دشمنی کو ہوا دینا تھا۔ اس معاملے کی تفتیش نیاتنکارا پولیس اسٹیشن کے سب انسپکٹر سائلس ڈی کی قیادت میں کی جارہی ہے۔

مزید یہ کہ 25 جنوری کوسبرنگ انڈیا نے پونے، مہاراشٹر میں فلم اینڈ ٹیلی ویژن انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا (ایف ٹی آئی آئی) کیمپس میں ہجومی حملے کی خبر شائع کی۔ تقریباً 25 افراد، جو مبینہ طور پر انتہا پسند دائیں بازو کے ہندوتوا گروپوں سے وابستہ تھے، کیمپس میں زبردستی داخل ہوئے۔ یہ واقعہ ایودھیا میں رام مندر کے افتتاح کے ایک دن بعد پیش آیا۔ ہجوم

نے توڑ پھوڑ کی، کیمپس کے اندر ایک بینر کو جلایا جس پر لکھا تھ'بابری کو یاد کرو، آئین کی موت'۔ حملے کے دوران خواتین سمیت متعدد طالب علموں پر حملہ کیا گیا۔ فلم اینڈ ٹیلی ویژن انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا اسٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے صدر منکپ نوکوہام پر مبینہ طور پر وحشیانہ حملہ کیا گیا۔ انسٹی ٹیوٹ نے ہجوم کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی ہے۔

26 جنوری کو مسلم ایکس ہینڈل نے ایک ویڈیو شیئر کی جس میں بہار کے چھپرا میں جسمانی حملے کو دکھایا گیا ہے۔ مبینہ طور پر ایک مسلمان لڑکے کو ہندوتوا کے جنونی بھیڑ بے دردی سے مار رہی ہے اور اسے "جۓ شری رام" کے نعرے لگانے پر مجبور کررہی ہے۔

مزید برآں، نیوز انڈیا ٹی سی نے 26 جنوری کو رائے پور ضلع، چھتیس گڑھ سے ایک موب لنچنگ کے واقعے کی ویڈیو شیئر کی ہے۔ ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ ہندو ہجوم نے مبینہ طور پر پولیس چوکی کے سامنے امام صاحب کو بے رحمی سے مارا پیٹا، اور 'ہندوستان میں رہنا ہوگا تو JSR کہنا ہوگا' جیسے قابل اعتراض نعرے لگائے۔ .'چونکا دینے والی بات یہ ہے کہ امام صاحب کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی، جب کہ حملہ میں ملوث ہندو ہجوم کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی۔

27 جنوری کو مکتوب میڈیا نے اتر پردیش کے ضلع مظفر نگر کے کھتولی میں پولیس کی بربریت کا ایک واقعہ کو تفصیل سے شائع کیا ہے ۔ زیر بحث واقعہ 16 جنوری 2024 کو پیش آیا، جس میں اتر پردیش میں متین نامی 23 سالہ مسلمان شخص کا مبینہ طور پر قتل کردیا گیا۔ پولیس کے مطابق متین کو تصادم میں مارا گیا کیونکہ وہ مبینہ طور پر کار چوری میں ملوث تھا اور وہ پولس پر گولی چلانے کی کوشش کررہا تھا۔ تاہم متین کے اہل خانہ ان دعوؤں سے اختلاف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ کسی چوری میں ملوث

نہیں تھا اور اسے پولیس نے غیر قانونی طور پر قتل کیا ہے۔ انصاف کے حصول کے لیے اہل خانہ کی کوششوں کے باوجود، انکاؤنٹر کی صداقت کو چیلنج کرنے والی شکایت کو پولس نے درج نہیں کیا۔ اس کے بجائے، پولیس نے خاندان کو جنرل ڈائری رپورٹ (GDR) کی رسید فراہم کی۔ اہل خانہ کا اصرار ہے کہ متین کی موت جعلی انکاونٹر کا نتیجہ تھی۔

28 جنوری کو،روزنامہ سیاست نے کرناٹک کے بیجاپور ضلع میں ایک عیسائی جوڑے، وجے لکشمی اور اشوک چوان کے خلاف حملے کی خبر شائع کی۔ رپورٹ کے مطابق، یہ جوڑا ہندوتوا طاقتوں سے وابستہ ہجوم کی طرف سے کیے گئے حملے کا شکار ہوا۔ حملہ آوروں نے ان پر زبردستی تبدیلی مذہب میں ملوث ہونے کا الزام لگایا، مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر جوڑے کے خلاف مہم چلائی گئی۔ حملے کے جواب میں، متاثرین نے فوری طور پر شکایت درج کرائی، جس کے نتیجے میں فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) کا اندراج ہوا۔ ایف آئی آر میں حملے میں مبینہ طور پر ملوث افراد کے نام شامل ہیں۔ ملزمان کو تعزیرات ہند کی مختلف دفعات کے تحت

الزامات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جن میں غیر قانونی اجتماع، فساد، عورت کی عزت کی توہین، مجرمانہ دھمکیاں دینا جیسے جرائم شامل ہیں۔

کی ایک اور خبر شائع کی۔ یہ سانحہ گنگاپول، جے پور، راجستھان کے گورنمنٹ سینئر سیکنڈری گرلز اسکول میں پیش آیا۔ جے پور میں مسلم لڑکیوں نے ایم ایل اے

29 جنوری کو دلت ٹائمز نے راجستھان کے اودے پور میں گھسا تھانے کے علاقے کے اندر وارانی میں ایک دلت شخص کے خلاف جسمانی حملہ سے متعلق خبر شائع کی۔ ایک 40 سالہ قبائلی نوجوان بھولی رام کو وحشیانہ حملے کا نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں وہ ہلاک ہوگیا۔ حملہ آوروں کی شناخت مکیش گوجر، سوہن اور سورج کے طور پر ہوئی، ان شرپسندوں نے مبینہ طور پر اس پر چوری کا الزام لگاتے ہوئے اسے لاٹھیوں سے مارا۔

30 جنوری کو،دی وائر نے ریاستی امتیاز

'بابا' بالمکند آچاریہ کے تبصروں کے جواب میں احتجاج کیا۔ مذکورہ بابا اسکول میں یوم جمہوریہ کی تقریب کے دوران حجاب پہننے پر تنقید کی تھی۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ حجاب اسکول کے ماحول کے لیے نقصان دہ ہے۔ تعلیمی مقاصد کے لیے حجاب پہننے کے حق کے دفاع میں، احتجاج کرنے والی لڑکیوں نے اپنے اختلاف کا اظہار کیا۔ جے پور کے پولس کمشنر بیجو جارج جوزف نے بتایا کہ مظاہرین نے ضلع کلکٹر کو ایک میمورنڈم پیش کیاہے اور اگر کوئی شکایت موصول ہوئی تو پولیس تحقیقات کرے گی۔ خبر کے مطابق اب تک کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی۔

31 جنوری کو،مسلم ایکس اکاؤنٹ نے بائیکلہ، ممبئی، مہاراشٹر سے متعلق ایک افسوسناک ویڈیو شائع کی۔ ہندو انتہا پسندوں نے دو مسلمان افراد، ایک 15 سالہ مسلم لڑکی اور اس کی والدہ کو مذہبی شناخت کی وجہ سے زبردستی روک دیا۔ انتہاپسندوں کا اصرار تھا کہ متاثرین "جئے شری رام" کے نعرے لگائیں اور ایسا نہ کرنے پر انھیں جسمانی تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔

31 جنوری کو،مکتوب میڈیا نے مہرولی، دہلی میں ریاستی سرپرستی میں امتیازی سلوک کی خبر شائع کی۔ دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (DDA) نے 600 سالہ پرانی مسجد اخونجی کو من مانی طور پر مسمار کر دیا۔ مسجد، جس میں مدرسہ بحرالعلوم بھی تھا اور اس میں قابل احترام شخصیات کی قبریں تھیں، صبح 6 بجے، فجر کی نماز کی اذان سے ٹھیک پہلے منہدم کر دیا گیا۔ امام ذاکر حسین کا الزام ہے کہ دہلی کے مہرولی میں 600 سال پرانی مسجد کو بغیر پیشگی اطلاع کے منہدم کیا گیا۔ ان کے مطابق، اہلکاروں نے، پولیس کے ساتھ مل کر، فون ضبط کیے، قرآن کی بازیافت میں رکاوٹ ڈالی، اور مسماری کو چھپانے کے لیے خفیہ طور پر ملبہ ہٹا دیا۔